A Wonderful Prophecy.

[J. J. Lucas]

ایک عجیب پیشینگوئی

یہ عجیب پیشینگوئی کیا ہے؟ یہ کہ خداوند یسوع کی انجیل کا اِشتہار سب قوموں میں اور دُنیا کی انتہا تک کیا جائیگا تب اِس دُنیا اور اِس زمانے کی آخرت ہوگی۔ خداوند یسوع نے یہ پیشینگوئی اپنی صلیبی موت کے چند دِن پیشتر اپنے شاگردوں کے رُوبرو کی۔ اُنھوں نے ایک سوال کیا تھا اور اُس کا جواب یہ پیشینگوئی تھی۔ اُن کا سوال یہ تھا "ہمیں بتلا کہ یہ باتیں کب ہونگی؟ اور تیرے آنے اور دُنیا کے آخر ہونے کا نشان کیا ہوگا؟ متی ۲۴: ۳۔ اُس نے جواب میں اُن باتوں کا ذکر کیا جو اُسکے آنے سے پیشتر وقوع میں آئینگی۔ یروشلم کی ہیکل بالکل مسمار اور برباد کردی جائیگی" یہاں کسی پتھر پر پتھر باقی نہ رہیگا جو گرایا نہ جائیگا۔ جھوٹے مسیح اور جھوٹے نبی اُٹھ کھڑے ہونگے جو بہتیروں کو گمراہ کرینگے لڑائیوں اور

لڑائیوں کی افواہیں سُننے میں آئینگی - قوم پر قوم اور بادشاہت بادشاہت پر چڑھائی کریگی جگہ جگہ کال پڑینگے اور وبائیں آئیں گی اور بھونچالوں سے زمین ہلائی جائیگی - بیدینی بڑھ جائیگی اور اُسکے شاگردوں میں سے بہتوں کی محبّت ٹھنڈی پڑ جائیگی - اُس نے اُنھیں جتایا کہ دھوکا نہ کھائیں اور یہ سمجھ نہ بیٹھیں کہ گویا ایسے واقعات اُسکے آنے اور دُنیا کی آخرت کے نشانات ہیں - تب وہ اُنھیں وہ نشان بتلاتا ہے جس سے وہ جان سکیں کہ اب آخرت قریب ہے وہ نشان کون سا ہے؟ اُس کی انجیل کی خوشخبری کی منادی کا تمام دُنیا میں ہونا - اس پیشینگوئی کے الفاظ یوں مرقوم ہیں " بادشاہت کی اس خوشخبری کی منادی تمام دُنیا میں ہوگی تاکہ سب قوموں کے لئے گواہی ہو اور اُسوقت خاتمہ ہوگا " متی ۲۴: ۱۴ " ضرور ہے کہ پہلے سب قوموں میں انجیل کی منادی کیجائے " مرقس ۱۳: ۱۰ -

خُداوند یسوع مسیح نے اپنے شاگردوں سے جُدا ہونے اور آسمان پر چڑھ جانے کے پیشتر فرمایا " یروسلم سے شروع کرکے ساری قوموں میں توبہ اور گناہوں کی معافی کی منادی میرے نام سے کی جائے گی " لُوقا ۲۴: ۴۷ - " تم یروسلم اور تمام یہودیہ اور سامریہ میں بلکہ زمین کی انتہا تک میرے گواہ ہوگے " - یہ کہکر وہ اُنکے دیکھتے دیکھتے اوپر اُٹھالیا

گیا۔اور بدلی نے اُسے اُنکی نظروں سے چھپا لیا۔اور اُسکے جاتے وقت جب وہ آسمان کی طرف غور سے دیکھ رہے تھے تو دیکھو دو مرد سفید پوشاک پہنے ہوئے اُنکے پاس آکھڑے ہوئے اور کہنے لگے اے گلیلی مردو تم کیوں کھڑے آسمان کی طرف دیکھتے ہو؟ یہی یسوع جو تمہارے پاس سے آسمان پر اُٹھایا گیا ہے اُسی طرح پھر آئیگا جس طرح تم نے اُسے آسمان پر جاتے دیکھا ہے" اعمال ۱: ۹-۱۱۔

یہ پیشینگوئی یہ دعویٰ نہیں کرتی کہ سب کے سب آدمی انجیل پر ایمان لائینگے اور مسیح کے دوبارہ آنے سے پیشتر اُسکے شاگرد بنجائینگے لیکن یہ کہ "تمام قوموں میں اِسکا اشتہار ہوگا" اور یہ کہ اُسکے شاگرد اُسکی گواہی دینگے اور وہ دُنیا کی اِنتہا تک اِسکا اِشتہار پھیلاتے پھرینگے چاہے لوگ اُنکی سُنیں اور چاہے اُنھیں رد کریں۔

ذرا ایک لحہ بھر کے لئے سوچئے کہ یہ نبوت ایسی گول مال عبارت میں نہیں کی گئی کہ اِسکے کئی ایک معنی نکالے جا سکیں پر اِس طرح صاف طور پر کی گئی کہ شاگردوں نے اُسے سمجھا اور اُس پر عمل کیا۔خیال کیجئے کہ جب ۱۹۰۰ برس ہوئے یہ نبوت کی گئی تو اِسکا پورا ہونا کیسا غیر ممکن سا نظر آتا تھا۔کیوں؟ اِسکے تین سبب تھے ایک تو یہ کہ مسیح کے شاگرد گلیل کے رہنے والے یہودی تھے جو ایسے بہت تعلیم یافتہ نہیں تھے

اور اُنکی روحانی سمجھ اُس وقت دور تک کام نہ کرتی تھی اور دوسری قوموں سے راہ ورابطہ رکھنے کی نسبت وہ سخت تعصب سے بھرے ہوئے تھے اور دوسرا یہ کہ زمین کی حدتک خداوند یسوع کی انجیل پہونچانے کے لِئے شہیدانہ طبیعت اور روح کی ضرورت تھی ایسی روح جو مردوں اور عورتوں کو خشکی اور تری کے خطروں کا سامنا کرنے کو لئے پھرتی ہے اس مقصد سے نہیں کہ وہ اپنے مُلک کے مقبوضات کو بڑھائیں یا ایسے حُب الوطن ہوں کہ دور دور کی قوموں کے لوگوں کو فتح کرکے اُنپر حکومت کریں پر صرف اس غرض سے کہ دور دور تک انجیل پہنچائیں۔ اور تیسرا یہ کہ اس نبوت کے پورا ہونے کے لِئے ضرور تھا کہ زبان دانی کی اعلیٰ بخشش اُنکے پاس ہو تاکہ وہ دوسری قوموں کی زبانوں پر اس طرح حاوی ہوں کہ اُنکے لِئے انجیل کا ترجمہ کرسکیں باوجود ان مشکلوں کے یہ کام جو غیر ممکن سا معلوم ہوتا تھا فوراً ہی شروع کردیا گیا۔ اُن پہلے شاگردوں کے تعصب اُن سے جاتے رہے اور اُنھیں ایک ایسی رویا بخشی گئی جو دُنیا کے کِناروں تک دیکھ سکتی تھی۔ خُداوند مسیح پر وہ ایسے فریفتہ تھے کہ شہیدانہ طبیعت اُن میں آگئی اور وہ ایسے مجبور ہوگئے کہ انجیل کو زمین کی سرحدوں تک لیجانے میں اُنھوں نے اپنی جانوں کو

بھی عزیز نہ سمجھا - اور وہ شاگرد جنھیں زبان دانی کی بخششیں ملی تھیں اُنکو اُنھوں نے خداوند کی خدمت میں اِس لئے مخصوص کر دیا کہ دوسری قوموں کی زبانوں میں انجیل کا ترجمہ کریں چنانچہ اب یہ حال ہے کہ انجیل پانچسو پینتیس ۵۳۵ زبانوں میں ترجمہ ہو چکی ہے -

ہندوستان بھر میں ہزاروں مشنریوں اور ستادوں کا خیال کیجئے اور اُنکے ساتھ سیکڑوں مسیحی کلیسیاؤں کا جنکے شریک سال بسال ہزاروں کے شمار میں بڑھتے جاتے ہیں ہزاروں مشن اسکولوں کا خیال کیجئے جن میں ہزاروں ہزار طالب العلموں کو انجیل سکھائی جاتی ہے اُن ہزاروں زنانہ گھروں پر سوچیئے جن میں مسیحی عورتیں زنانوں اور بچوں کو انجیل پڑھاتی اور سکھاتی ہیں اور پھر دیکھیئے کہ سیکڑوں مشن ہسپتال اور شفاخانے ہیں جن میں ہر ذات کے ہزاروں ہزار غریبوں اور بیماروں کی خدمت کی جاتی ہے اور یہ کیوں صرف اُس محبت کے سبب جو ایسوں کے دلوں میں مسیح کے لئے ہے ما سوا اِسکے لاکھوں لاکھ انجیل کے حصّے اور پرچے اور رسالے ہندوستان کی مختلف زبانوں میں دور تک تقسیم کئے جاتے ہیں - پچھلے سال یعنی ۱۹۱۹ء میں دس لاکھ انجیل کے حصّے دور و نزدیک پھیلائے گئے - یہ سب باتیں مِلکر گواہی دے رہی ہیں کہ ہندوستان میں مسیح کی نبوت پوری

ہو رہی ہے۔

جو کچھ ہندوستان بھر میں اِنجیل کے پھیلائے جانے کی بابت کہا گیا وہی چین کے بارے میں بھی کہا جا سکتا ہے۔ حقیقت تو یہ ہے کہ چین مُلک میں ہزاروں چینی گواہوں کے علاوہ انگلستان اور یورپ اور امریکہ سے اِتنے مشنری موجود ہیں جتنے ہندوستان میں بھی نہیں۔ بتیس برس ہوئے بکسر کے مفسدے میں خُداوند یسوع کے ۲۰۰۰۰ شاگردوں نے جن میں چینی مسیحی اور امریکہ اور یورپ کے مشنری تھے جان دیدینے تک اپنے ایمان کا اقرار کیا۔ میں مُلک پر مُلک گِنا سکتا ہوں اور دِکھا سکتا ہوں کہ جاپان۔ کوریا۔ فارموسا۔ سیام۔ افریقہ۔ عرب۔ فارس اور تمام ترکی سلطنت اور نیز یورپ اور امریکہ کی ریاستوں۔ سمندر کے بڑے بڑے ٹاپوؤں میں اِنجیل لکھے ہوئے صفحوں کے ذریعہ اور گواہوں کی معرفت سے اِن مُلکوں کی زبانوں میں سُنائی جا رہی ہے۔

برٹش اور فارن بائبل سوسائٹی کی پچھلی رپورٹ (۱۹۱۵ء) سے معلوم ہوتا ہے کہ گذشتہ چار برسوں میں سوسائٹی نے چار کروڑ جلدیں بہم پہونچائیں اور ہر ایک جلد میں یا تو پورا نیا عہدنامہ یا پوری بائبل یا چاروں اِنجیلوں میں سے ایک مکمل پائی جاتی ہیں ۱۹۱۵ء سے ۱۹۱۸ء

تک یعنے چار برس کے اندر اِس بائبل سوسائٹی نے ۳۵ نئی زبانوں میں انجیل کا ترجمہ کرایا۔ صرف اِس ایک بائبل سوسائٹی نے گذشتہ سال مسیحی صحیفوں کے ترجمہ کرنے اور چھاپنے اور پھیلانے میں اکیاون[۵۱] لاکھ روپیے خرچ کئے۔ دوسری بائبل سوسائٹیوں نے بھی اِس مقصد کے لِئے لاکھوں روپیے خرچ کئے۔ مثلاً امریکہ کی بائبل سوسائٹی بھی ہر سال اِسی مقصد کے لِئے لاکھوں روپیے صرف کرتی ہے۔ یہ یاد رکھنا چاہئے کہ یہ بڑی بڑی رقمیں وہ نذرانے ہیں جو خُداوند یسوع کے پیروؤں نے اُسکی اِنجیل کو لکھے ہوئے صفحوں کے ذریعہ پھیلائے جانے کیلئے اپنی خوشی سے دیئے ہیں۔ کوئی سرکار اس میں کسی قسم کی مالی مدد نہیں دیتی۔

اگر کوئی یہ کہے کہ اِنجیل ابھی تک افغانِستان اور تبّت میں نہیں سُنائی گئی تو ہم جواب میں پہلی بات تو یہ کہتے ہیں کہ اِن مُلکوں کی زبانوں میں اِنجیل کا ترجمہ ہو چکا ہے اور یہ کتابیں اُن لوگوں کے درمیان تقسیم ہو چکی ہیں پھر دوسری بات یہ کہ افغانیوں اور تبتیوں میں سے کئی مسیح کے شاگرد ہو چکے ہیں اور وہ اپنے مُلک کے لوگوں کے سامنے اُسکے نام کی گواہی دے رہے ہیں۔ مثلاً پیشاور اور لیہ اور کئی جگہوں میں وہ انجیل سُنا رہے ہیں اور ماسوا ان باتوں کے ہم جواب میں ایک اور بات کہتے ہیں اور وہ یہ کہ بہت سے مشنری اِن

ملکوں کی سرحدوں پر رہتے ہیں اور آنے جانے والوں کو انجیل کا پیغام سناتے ہیں اور مسافر اور سوداگر جو اندر باہر آتے جاتے ہیں اس انجیل کو دور و نزدیک شہروں اور گاؤں میں جا پہونچاتے ہیں۔ ان باتوں کو مدنظر رکھتے ہوئے حالانکہ ہم یہ نہ بھی کہہ سکیں کہ یہ نبوت ان ملکوں میں پوری ہو چکی ہے تو بھی ہم یہ تو کہہ سکتے ہیں کہ یہ پوری ہو رہی ہے۔ نبوت سے یہ معلوم نہیں ہوتا کہ کسقدر ہر قوم میں گواہی دی جائیگی۔

اب ان سب باتوں کو اپنے سامنے رکھکر ہم کون سے نتیجوں کے نکالنے کا حق رکھتے ہیں۔

اول تو یہ کہ اس نبوت کے شمول میں جو اور نبوتیں ہمارے خداوند نے کیں وہ بھی اپنے وقت پر پوری ہو جاوینگی۔ مثلاً جب وہ آخری دفعہ ہیکل سے باہر آیا تو اس نے پیشخبری دی کہ ہیکل اس طور پر مسمار ہو جائیگی کہ پتھر پر پتھر نہ چھوٹیگا۔ اور یہ خدا کا گھر ویران و سنسان پڑا رہیگا جبتک پھر واپس نہ آوے اور یہودی اسے مبارک کہیں متی ۲۳: ۳۷-۳۹ و ۲۴: ۲: ۱۴: ۳۲-۳۵ و مرقس ۱۳: ۱-۱۰ و لوقا ۱۳: ۳۴-۳۵۔ یہ نبوت ہمیں آج پوری ہوتی نظر آتی ہے ۷۰ء میں یروشلم کے محاصرہ میں ہیکل کو رومی فوج نے باوجود اسکے کہ شہنشاہ طیطس نے اسکو مسمار کرنے سے منع کیا تھا برباد کردیا ۱۳۲ء میں شہنشاہ ہیڈرین

نے ہیکل کی جگہ پر ہل پھروا دیا۔ کئی صدیوں کے گذر جانے کے بعد
مسلمانوں نے کھنڈرات میں سے اسکے بڑے بڑے پتھروں کو
جمع کرکے عمر کی مسجد کی دیواریں بنائیں۔ یہ مسجد آج ہیکل کی جگہ پر
کھڑی ہے۔ یہ پتھر آج وہ خاموش گواہ ہیں جو اپنی نسبت اس نبوت
کے پورا ہونے کی شہادت دے رہے ہیں۔ اور اگر اُنکی گواہی کافی
نہ ہو تو سال کے کسی جمعہ کے دن یہودی مسافروں کو اُس جگہ روتے
سُنو جو یہودیوں کے ماتم کرنے کی جگہ کہلاتی ہے کئی سال گذرے
مَیں نے خود اُنھیں ایسا کرتے سُنا۔ وہ عمر کی مسجد کے عین باہر یہ
یاد کرکے کہ یہی پتھر ایک دفعہ اُن کی ہیکل کی دیواروں میں موجود تھے
گریہ وزاری کرتے ہیں۔ اور ایسا کرنے سے وہ خداوند یسوع کی نبوت
کی باتوں کے پورا ہونے کی شہادت دیتے ہیں۔ نہ صرف یہ بلکہ وہ
خود ہر قوم میں موجود ہونے کے سبب اُس کی اس نبوت کے پورا
ہونے کے شاہد ہیں کہ وہ بہ حیثیت قوم کے کبھی برباد نہ ہونگے جب تک
اُسکی وہ نبوتیں پوری نہ ہولیں جو اُس نے یروشلم کی بربادی اور
ہیکل کے مسمار کئے جانے اور تمام قوموں میں انجیل کے سُنائے
جانے اور اپنے پھر دوبارہ آنے تک دُنیا کی حالت کے بارے میں
کیں۔ یہ نبوت اب پوری ہو رہی ہے۔ یہودی وہ لوگ ہیں جن کا

اپنا مُلک کوئی نہیں - وہ صدیوں سے دُنیا کی قوموں کے درمیان آوارہ ہیں اور تو بھی کوئی قوم اُنھیں نگل نہیں سکی جیساکہ دوسری قوموں کا حال ہوا ہے جو کسی اجنبی مُلک میں چلی گئی ہو اور صدیوں سے وہاں رہنے لگی ہو - وہ بہ حیثیت ایک علیحٰدہ قوم کے صرف کسی ایک مُلک میں موجود نہیں ہیں بلکہ وہ قریباً ہر قوم میں پائے جاتے ہیں اور اِس سبب سے اُنھیں تواریخی معجزہ کہنا روا ہے۔

گیارھویں سے چودھویں صدی تک وہ بار بار تلوار کا لقمہ بنے اور سخت ایذارسانی میں پڑے۔ سب سے سیاہ دھبّہ جو ان گذشتہ ۱۸۰۰ برسوں کی تواریخ میں نظر آتا ہے وہ یہی ہے کہ کِس کِس طرح کوشش کیگئی کہ یہودی نسل کا نام ونشان مٹا دیا جائے پر کچھ بھی نہ بنا۔ دُنیا بھر کی تواریخ میں ایسی نظیر ڈھونڈھے نہیں مِلتی تو ہمیں بتلایا جائے کہ اِسکا کیا سبب ہے کہ دُنیا بھر کی بڑی بڑی قومیں نہ تو اِس قوم کو نگل ہی سکی ہیں اور نہ ہی اِن کا نام ونشان صفحۂ ہستی سے مٹا سکی ہیں اور اب حال یہ ہے کہ صدیوں کی ایذارسانی کے بعد وہ زندہ موجود ہیں اور اُنکی شخصیت اور قومیت جہاں سے مٹنے نہیں پائی اور پھر طرفہ یہ کہ نہ تو اُنکی کوئی ہیکل ہی ہے اور نہ کہانت اور نہ اپنا کوئی وطن اِسکا سبب کیا ہی؟

ہمارا جواب یہ ہے کہ خُداوند یسوعؑ کی یہ اپنی پیش خبری تھی

کہ جب تک وہ پھر نہ آئے اور وہ اُسے مبارک نہ کہیں وہ بہ حیثیت قوم کے کبھی جاتے نہ رہینگے۔ سو شہنشاہ کا یہ حکم دینا کہ ہیکل برباد نہ کی جائے لاحاصل تھا اور اسکے ساتھ اُن ایذارسانیوں کا بھی کوئی نتیجہ نہ نکلا جو بڑی بڑی قوموں نے برپا کیں تاکہ اُنھیں صفحہ ہستی سے نیست و نابود کردیں۔ خداوند کے اپنے کلام نے اُنکی اِس طرح حفاظت کی ہے جس طرح وہ جلتی ہوئی جھاڑی جسے موسیٰ نبی نے دیکھا "اُس نے نگاہ کی تو کیا دیکھتا ہے کہ ایک بوٹا آگ میں روشن ہے اور وہ جل نہیں جاتا"۔ خروج ۳:۲۔

یہودی حاکم اور کاہن اور عام لوگ نہیں چاہتے تھے کہ مسیح اُنکا بادشاہ ہو۔ جب رومی حاکم پلاطس نے یہودیوں سے کہا۔ "دیکھو اپنا بادشاہ" تو وہ چلّا اُٹھے۔ اُسے لیجا اُسے لیجا اور اُسے صلیب دے"۔ پلاطس نے اُن سے کہا۔ کیا میں تمھارے بادشاہ کو صلیب دوں ؟" سردار کاہنوں نے جواب میں کہا۔ قیصر کے سوا ہمارا کوئی بادشاہ نہیں"۔ یوحنا ۱۹: ۱۵ + اور اب تک سوائے اُن قوموں کے بادشاہوں اور شہنشاہوں اور قیصروں کے جنکے درمیان وہ پراگندہ ہیں یہودیوں کا کوئی اپنا بادشاہ نہیں۔

آج اُنکا وہی حال ہے جو صدیوں پیشتر تھا۔ "وہ لوگ جو بے وطن

ہیں" دُنیا بھر میں اُن کی آبادی آج ایک کروڑ پندرہ لاکھ ہے اور اُن میں سے صرف اٹھتّر ہزار ہیں جو اپنے مُلک میں رہتے ہیں اور وہاں بھی اجنبیوں کی طرح۔

عمر کی مسجد کی دیواروں میں جب ہم یہودی ہیکل کے بڑے بڑے پتھّروں کو دیکھتے ہیں اور جب یہودی مسافروں کو اُنھیں چومتے اور روتے دیکھتے ہیں جب ہم مختلف قوموں کے درمیان یہودی صرافوں کے ناموں کو یاد کرتے ہیں جو اپنی مرضی سے دُنیا میں سونا چاندی تقسیم کرتے اور بڑی بڑی قوموں کے روپیئے پیسے پر اختیار رکھتے۔ اور پھر ایسے ایسے کئی خاندانوں کا خیال کیجیئے جو صدیوں سے بادشاہوں اور شہنشاہوں کو لاکھوں لاکھ سونے اور چاندی کے سِکّے دینے کو تیار رہے ہیں تاکہ وہ یروشلم اور ہیکل کی جگہ اُنھیں پھر واپس دلادیں مگر موجودہ حالت کے دیکھنے سے اُن کی یہ خواہش ناقص معلوم ہوتی ہے۔

سو اِس جلتی جھاڑی یعنے یہودی قوم کو دیکھکر جو آگ سے جل تو رہی ہے مگر بھسم نہیں ہوتی اور اِس طرح مسیح کی پیشینگوئیوں کو جو اُس نے اِس کے متعلّق کیں ثابت کر رہی ہے تو کیا ہم اِس نبوت کو بھی شامِل نہ کریں جو اُس نے دُنیا بھر میں انجیل پھیلانے

کی بابت کی اور اس طرح دونوں کو ساتھ ساتھ رکھکر دوسری پیشینگوئی کے بارے میں بھی نہ کہیں کہ وہ پہلی کی مانند پوری ہو رہی ہے۔ ہمیں چاہیئے کہ پورے بھروسہ کے ساتھ یقین کریں کہ اپنے وقت پر خداوند یسوع کی ساری باتیں پورے اور عجیب طور پر انجام پائینگی۔

ڈیڑھ سو برس گذرے لوگ کہتے تھے ہندوستان۔ چین۔ جاپان۔ کوریا۔ سیام۔ افریقہ اور دوسرے ملکوں کو تو دیکھو۔ انجیل ابھی تک اُن کی زبانوں میں ترجمہ تک تو ہوئی نہیں اور لاکھوں لاکھ لوگ ان ملکوں میں پائے جاتے ہیں جنھوں نے مسیح کا نام تک نہیں سُنا تس پر بھی ہم سے کہا جاتا ہے کہ مسیح نے اپنے شاگردوں سے کہا کہ اُسکی انجیل کا اشتہار دُنیا کی انتہا تک کی قوموں میں کیا جائیگا ہمیں تو اس پیشینگوئی کے پورا ہونے کے کچھ بھی نشان نظر نہیں آتے اور اِس صورت میں ہم سے کس طرح ہو سکتا ہے کہ انجیل کا یقین کریں جبکہ ہم صریحاً دیکھتے ہیں کہ اُس میں ایسی پیشینگوئیاں پائی جاتی ہیں جو محض باتیں ہی باتیں معلوم دیتی ہیں؟ لیکن ایسا کہنے والوں کا منھ آج بند ہے۔ وہی باتیں جو صرف سو برس پیشتر انہونی سی معلوم دیتی تھیں اب خالی باتیں ہی باتیں نہیں رہیں یہ کوئی چالاکی یا منگھڑت کہانیاں نہیں جو ۱۹۰۰ برس ہوئے ایجاد کی گئیں اِن پچھلے دِنوں

میں اِن کو پورا ہوتے ہوئے دیکھکر ہمیں حوصلہ ہوتا ہے کہ خُداوند یسوع نے جو کچھ کہا وہ ضرور پورا ہوگا۔ اور ہم اچھا کرتے ہیں جو یہ سمجھکر اُن پر غور کرتے ہیں کہ وہ ایک چراغ کی مانند ہیں جو اندھیری جگہ میں روشنی بخشتا ہے جب تک کہ اُسکے آنے کے دِن کی پَو نہ پھٹے۔ ۲ پطرس ۱: ۲۰۔

اِس پیشینگوئی کو پورا ہوتے دیکھکر ایک اور بات نتیجے کے طور پر ثابت ہوتی ہے۔ وہ یہ کہ ایسی پیشینگوئی کے پورا ہونے کے لِئے ضرور تھا کہ پیشینگوئی کرنے والے کے پاس الٰہی قدرت ہو۔ ایک ایسی قدرت جو اُس قدرت سے کہیں بڑھکر ہو جو بادشاہ اور شہنشاہ عمل میں لاتے ہیں۔ وہ کونسی قدرت ہے جو ہزاروں مردوں اور عورتوں کو مجبور کر دیتی ہے کہ اپنا گھر اور وطن چھوڑ کر دور دراز مُلکوں میں اجنبی زبان بولنے والوں اور اجنبی دستوروں کے ماننے والوں کے درمیان جاکر انجیل سُنائیں اور اکثر ایسے لوگوں کے درمیان جو اَن پڑھ اور جنگلیوں کی مانند ہوتے ہیں مثلاً ایسا ہی حال انگلستان کے لوگوں کا تھا پیشتر اِس سے کہ مشنری اُنکے درمیان انجیل کو لیکر آئے۔ وہ کونسی قوت ہے جو مہذب اور تعلیم یافتہ مردوں اور عورتوں کی ایسی رہنمائی کرتی ہے کہ وہ اِس قسم کے ملکوں میں جاکر زندگی بسر کریں تاکہ لوگ

خُداوند یسُوع کے شاگرد ہوجائیں وہ اِن ہی جگھوں میں جاکر بچّوں کے لِئے مدرسے اور بیماروں کے لئے ہسپتال یتیموں کے لئے گھر اور اندھوں اور کوڑھیوں کے لِئے پناہ گاہیں بناتے ہیں۔

خداوند یسوع کے یعنے مشنری مبشر کو کونسی بات اِن ملکوں میں لیجاتی ہے تاکہ وہ وہاں زندگی کے آخر تک رہے؟ وہ بھی اپنے وطن کے مدرسہ یا کالج کے ہم جماعتوں یا اپنے خاندان کے کِسی شریک یا بھائی کی مانند ایسا کرسکتا تھا کہ ایک ملکی حاکم یا وکیل یا سوداگر بنکر جاتا اور وہاں پر منصف یا مجسٹریٹ کے عہدے کو پہونچتا یا کسی سرکاری محکمہ کا افسر بنجاتا مثلاً تعلیمی یا طبّی محکمہ کا بلکہ یہانتک کہ کسی مُلک کے حِصّے کا حاکم بنجاتا۔ اُس نے کیوں اپنے ہی مُلک میں رہکر عزّت اور دولت کے مرتبوں کو حاصل کرنے کی اُمید کو بالائے طاق رکھدیا اور اُس نے کیوں یہ نہ کیا کہ دوسرے مُلکوں میں جاکر اُن عہدوں کو حاصل کرے جنکو اُسکے ہم جماعتی پہونچے اور جنکی بابت اُسکے جان پہچان اور اُستاد بیشتر سے کہہ سکتے تھے کہ وہ اگر چاہے تو اُنھیں ضرور حاصل کرلیگا۔

اِس سوال کا جواب اُسی سے خود پوچھئے اُس کا جواب اُس سب سے بڑے مشنری کا سا جواب ہوگا جس نے سب سے پہلے

یورپ میں انجیل کی منادی کی اور جس نے ایسا کرنے کے سبب کوڑے کھائے۔ اور قید میں ڈالدیا گیا" جو باتیں میرے نفع کی تھیں اُنھیں کو میں نے مسیح کی خاطر نقصان سمجھا" کیونکہ مسیح کی محبّت ہم کو مجبور کر دیتی ہے اِسلئے کہ ہم یہ سمجھتے ہیں کہ جب ایک سب کے واسطے مُوا تو سب مر گئے اور وہ اس لِئے سب کے واسطے مُوا کہ جو جیتے ہیں وہ آگے کو اپنے لِئے نہ جئیں بلکہ اُسکے لِئے جو اُن کے واسطے مُوا اور پھر جی اُٹھا فلپیون ۳ : ۷ و ۲ کرنتھیوں ۵ : ۱۴ و ۱۵۔

یہ خُداوند یسوع کی محبّت ہی تھی جس نے اِن مردوں اور عورتوں کو مجبور کر دیا وہ محبت جسنے اُسے صلیب کی موت تک پہونچایا تاکہ وہ اُن کے اور سب کے لِئے مرے۔ اُس نے خود اِنھیں حکم دیا اور وہ جانے کو مستعد ہو گئے اور اُس کے مشنری یعنے مبشر کہلانا اُنھوں نے ایک بڑے فخر کی بات سمجھی اور اسکو اپنی عزّت قرار دیا۔ اس حقیقت کا کوئی منکر نہیں ہو سکتا کہ بہت سے جوان جن میں سے کئی ایسے تھے جن کو اپنی قدرتی بخششوں اور تعلیم کے سبب اور نیز اپنی دیانتداری کیوجہ سے اپنے مُلک میں بڑے بڑے عہدے حاصل ہو سکتے تھے لیکن اِنھوں نے

اپنے اِن سب حوصلوں کو ترک کر دیا اور افریقہ ۔عرب۔ چین۔ جاپان ۔ کوریا۔ سیام۔ ہندوستان ۔ فارس اور ترکی سلطنت اور سمندر کے دور دراز جزیروں میں خداوند یسوع کے مشنری ہوکر چلے گئے اور اپنے خداوند کیطرح اکثر وہیں کے لوگوں سے رد کیئے گئے اور اُنپر طرح طرح کی تہمتیں لگائی گئیں۔

مَیں یہ باتیں اسلئے نہیں لکھتا کہ مشنریوں کی تعریف کروں۔ اگر اُنھیں دُنیا کی تحسین وآفرین کی خواہش ہوتی تو وہ ہرگز مشنری نہ بنتے ۔مَیں یہ باتیں اسلئے لکھتا ہوں کہ دکھاؤں کہ خداوند یسوع کے پاس یہ قدرت ہے کہ اپنی کہی ہوئی باتوں کو پورا کر دکھائے اور میں ساتھ ہی یہ بھی دکھلانا چاہتا ہوں کہ اُسکی یہ پیشینگوئی کہ تمام قوموں میں اُسکی انجیل پھیلائی جائیگی ہرگز پوری نہ ہوتی جبتک اس پیشینگوئی کے کرنے کے ساتھ اُسمیں الٰہی قدرت بھی نہ ہوتی جو دُنیا کی سب قدرتوں سے بڑی قدرت ہے ۔ یہ اُس بڑے آدمی کی سی قوت نہیں ہے جس کا اثر صرف اپنے ہی لوگوں میں اور ایک خاص مدت کے لیئے ہوتا ہے اور جو اُسکے ساتھ ہی جاتا رہتا ہے پر یہ وہ قدرت ہے جو صدیوں سے کئی قوموں کے لوگوں کے درمیان کام کر رہی ہے اور جیوں جیوں صدیاں گذرتی

جاتی ہیں تیوں تیوں قدرت زیادہ اور زیادہ کام کرتی جاتی ہے اور اسی قدرت سے خداوند یسوع آج اپنا کام کر رہا ہے۔

اِن ساری باتوں کا حاصل کلام یہ نکلا کہ اس سرگرمی سے اِنجیل کا سُنایا جانا اُن کئی ایک دلیلوں میں سے ایک ہے۔ جو ثابت کرتی ہیں کہ خُداوند یسوع وہ الٰہی قدرت رکھتا ہے جو ہے تو نادیدنی پر بِلا روک ٹوک وہ آدمیوں کے دلوں اور زندگیوں میں کام کرتی ہے اور جب لوگ اُسکا حکم سُنتے ہیں تو ایسے مجبور ہو جاتے ہیں کہ اپنی سب سے پیاری چیزوں مثلاً اپنا گھر اپنا خاندان اپنا وطن اور طبعی حوصلے۔ اِن سب کو چھوڑ دیتے ہیں۔

دُنیا بھر میں انجیل کی منادی ہوتے ہوئے دیکھکر ہم ایک اور نتیجہ نکالتے ہیں اور وہ یہ کہ ممکن ہے کہ خُداوند یسوع کا آنا قریب ہو۔ اُسکے شاگردوں نے اُس سے پوچھا کہ یہ باتیں کب ہونگی اور اُسکے آنے اور دُنیا کے آخر ہونے کا کیا نشان ہوگا۔ اُس نے اُن کے سوال کو ایسا ویسا نہیں سمجھا پر اُسکا جواب دیا اور کہا خبردار ظاہرا نشانیوں کے سبب گمراہ مت ہو جانا مثلاً تم بڑی بڑی لڑائیوں اور کال اور وباؤں اور بھونچالوں کی خبریں سُنتے رہو گے اور آخر تک ایسی مصیبتیں آتی رہینگی پر اُسکے آنے کے نشان یہ نہیں ہیں

اُسکے آنے کا نشان یہی ہے کہ ہر قوم میں اُسکی انجیل کی منادی ہو گی اُس نے اپنے شاگردوں کو گھڑی گھڑی جتایا کہ اُس کا آنا اچانک ہوگا۔ جس طرح بجلی پورب سے کوند کر پچھم تک دکھائی دیتی ہے اُسی طرح اُسکا آنا ہو گا۔ بہت سے ہونگے جو اُس کے آنے کے لئے تیّار نہ ہونگے۔ اور اُنکا حال ویسا ہی ہو گا جیسا نوح نبی کے وقت میں تھا حالانکہ وہ کہتا جاتا تھا کہ ایک بڑا طوفان آنے والا ہے پر تو بھی لوگ اُسکی باتوں کو ایسا ویسا سمجھتے اور کچھ پرواہ نہ کرتے تھے حتیٰ کہ طوفان آیا اور اُن سب کو بہا لیگیا اسی مثال کو لاکر خداوند یسوع نے اپنے شاگردوں کو خبردار کیا اور فرمایا "پس جاگتے رہو کیونکہ جس گھڑی تمھیں معلوم نہ ہو تمھارا خُداوند آویگا"۔ متی ۲۴ : ۴۲۔

اُس امیر آدمی کی تمثیل سُناتے ہوئے "جو دُور ملک میں گیا تاکہ اپنے لئے بادشاہت حاصل کر کے واپس آوے"۔ خُداوند یسوع نے پیشتر سے بتلا دیا کہ اُسکے آنے سے پیشتر لوگوں کا اُسکی اور اُسکی انجیل کی طرف کیسا میلان ہو گا کہ اُنکا حال اُنھیں باشندوں کا سا ہوگا جنھوں نے اپنے مالک کو پیغام کہلا بھیجا کہ ہم نہیں چاہتے کہ یہ شخص ہم پر حاکم ہو۔ لوقا ۱۹ : ۱۲ - ۲۷۔ کیا اِن گذری صدیوں میں اور آج کے دن دُنیا نے خُداوند یسوع کے ساتھ ہو بہو ایسا ہی سلوک نہیں کیا۔ کیا

آج ہندوستان کے تعلیم یافتہ لوگ اور کل مسلمان قومیں ایسا ہی نہیں کر رہی ہیں؟ بلکہ ہم یہ پوچھتے ہیں کیا یورپ کی قوموں نے مسیح کو اپنا شہنشاہ قبول کر کے اُسکے پانوٴں پر اپنے تاجوں کو ڈالدیا ہے؟ اس میں تو کوئی کلام نہیں کہ یہ حال دیکھکر مسیح کے شاگردوں کے دل غم سے بھر جاتے ہیں پر تو بھی یہ حال دیکھکر اُنکا ایمان ہرگز نہیں لڑکھڑاتا بلکہ اُنھیں انجیل کی سچائی کا ایک اور ثبوت اِسی افسوسناک حالت میں نظر آتا ہے۔

انجیل کی پیشینگوئیاں ایسی ہیں کہ جب جب اُنکی صداقت کو ہم نے پرکھنا چاہا ہم نے اُنھیں سچ ہی پایا۔ پس ہمیں یہ بھروسہ ہوتا ہے کہ جب سب قوموں میں انجیل کے سنائے جانے کے متعلق مذکورہ بالا پیشینگوئی پوری ہوگی تو لڑائی کال وبا اور بدکاری کا یہ موجودہ زمانہ جاتا رہیگا اور خداوند یسوع بڑی قدرت اور بڑے جلال کے ساتھ ظاہر ہوگا۔ اُسکی آمد کا نشان اب ہم پورا ہوتے ہوئے دیکھتے ہیں سو بڑی اُمید کے ساتھ ہم اپنے سروں کو اونچا اُٹھاتے ہیں۔ اُسکی آمد کو "مبارک اُمید کہا گیا ہے" ططس ۲: ۱۳ اس دُنیا سے جاتے ہوئے ہمارے خداوند کے آخری الفاظ برکت کے الفاظ تھے اور جب وہ آئیگا تو وہ اپنوں کے لئے جو سب قوموں میں

پائے جاتے ہیں برکت ہی لیکر آئیگا۔

پر وہ جو اُسے رد کرتے ہیں اور اُسکی پُر فضل باتوں کو صرف باتیں ہی سمجھکر ٹالدیتے ہیں اور اُن کو تمسخر میں اُڑاتے ہیں اُسدن کے لئِے خُداوند کا آنا غضب کے دن کا آنا ہوگا۔

"خدا کا کلام صفائی سے بار بار یہ سکھاتا ہے کہ وہ جو بعند انجیل کے تابع ہونے سے انکار کرتے ہیں اور خُداوند یسوع کو نہ پیار کرتے نہ اُسکے تابعدار بنتے ہیں وہ مسیح کی پچھلی آمد کے دن بیقیاس نقصان اُٹھائینگے۔ ہم سب اس سے واقف ہیں کہ گناہ اِس دُنیا ہی میں اپنے ہمراہ کیسے کیسے بد نتیجے لاتا ہے جو بطور سزا کے ہمیں بھگتنے پڑتے ہیں ہم ہاتھ ملتے بے فائدہ۔ غم کرتے شرمندگی پاتے اور خوفزدہ ہوتے ہیں۔ یہ سب اُس آنے والے غضب کی پیشرو علامتیں ہیں۔ جو اس وقت اُن ہلکے ہلکے بادلوں کی مانند دکھائی دیتی ہیں جو آسمان پر وقت بوقت نظر آتے ہیں۔ اور کچھ عرصہ کے بعد وہ ہلکے بادل ابر سیاہ بنکر ہمارے سروں پر جھومنے لگتے ہیں۔

انجیل یہ صاف کہتی ہے کہ خُدا کا قہر بیدینی پر رہتا ہے اور یہ کہ خُداوند یسُوع اِسی مقصد سے آیا کہ اِنسان کو گناہ کی سزا اور غلامی سے چھُٹکارا دے۔ وہ اس سبب سے دُنیا میں آیا کہ ہمیں پھر خُدا کے

پاس پہونچا دے۔ خُدا نے اس جہان کو ایسا پیار کیا کہ اُس نے اپنے پیارے بیٹے خُداوند یسوع مسیح کو بھیجدیا تاکہ وہ دُنیا بھر کے لئے منجی ہو۔ اُس نے اپنے شاگردوں کو تمام دُنیا میں بھیجا کہ وے سب قوموں میں اِس اِنجیل کی مَنادی کریں۔

دُعا کے ساتھ اُسی انجیل کو پڑھیئے۔ خاموشی کے ساتھ اُسپر غور کیجیئے رُوح القدُس کی دھیمی اور دبی ہوئی آواز کو اِسے پڑھتے ہوئے سُنیئے اور اگر اس طرح آپ پڑھیں دعا مانگیں اور سوچیں تو انجیل کی باتوں کے سبب آپ کے دل میں مسیح پر ایمان پیدا ہوگا۔ خُدا کے لِئے نئی محبّت شروع ہوگی آپ کو گُناہ سے نفرت ہونے لگے گی اور آپ کو خُدا سے دعا کرکے نئی طاقت و تازگی حاصل ہوگی۔ اور یہ بھی نتیجہ ہوگا۔ کہ آپ کو روز بروز گُناہ پر زیادہ اور زیادہ فتح مِلتی جائیگی۔ اگر کبھی آپ شکست بھی کھا جائیں تو آپ کے دلمیں زیادہ اور زیادہ افسوس اور توبہ پیدا ہوگی۔ آپ کو اپنی ضمیر میں آرام ملیگا دوسروں کو معاف کرنے کی طبیعت آپ کو ملیگی۔ آپ اپنے ساتھی انسانوں کو پیار کرنے لگینگے مَوت کے ڈر سے آپ چھوٹ جائینگے۔ اور آپ کو یہ یقین و بھروسہ حاصل ہوگا کہ اگر خُداوند مسیح کے پھر جلال کے ساتھ آنے سے پیشتر میری آنکھیں بند ہو جائیں تو وہ مجھے وہ جگہہ دیگا جسے اُسنے

میرے لئے تیار کی ہے اور اگر اُسکے آنے پر آپ زندہ ہوں تو نجات یافتوں اور کُل زمانوں کے مبارک مرحوموں کے ساتھ آپ اُسکی جلالی صورت میں بدل جائینگے اور ابدلآباد ایک نئی سرزمین میں اُسکی ستایش اور خدمت کرینگے اور اُسکے ساتھ بادشاہی بھی کرینگے۔

"بادشاہت کی اِس خوشخبری کی منادی تمام دُنیا میں ہوگی تاکہ سب قوموں کے لئے گواہی ہو اور اُس وقت خاتمہ ہوگا" متی ۲۴: ۱۴

"آسمان اور زمین ٹلجائینگے لیکن میری باتیں ہرگز نہ ٹلینگی" متی ۲۴: ۳۵

نارتھ انڈیا کرسچین ٹریکٹ اینڈ بُک سوسائٹی الہ آباد نے شایع کیا

"MILTON STEWART EVANGELISTIC FUNDS"

Second Edition] 1920 [3 *Pice.*

The following pamphlets may be had for free distribution from 'The Milton Stewart Evângelistic Funds' by application to Rev. J. J. Lucas, Allahabad :—

(1) *Answer to the Question of Questions, who is Jesus of Nazareth ?* (English and Urdu.)

(2) *How the death of Christ differs from the death of Prophets, Patriots and Martyrs ?* (English, Urdu and Hindi.)

(3) *Pundita Ramabai : A Wonderful Life.* (English and Urdu.)

(4) *The Resurrection of the Lord Jesus Christ from the dead.* (Hindi.)

(5) *The Lord Jesus Christ is coming Again.* (Hindi.)

(6) *A Wonderful Prophecy.* English, Urdu and Hindi.)

مطبوعہ مشن پریس الہ آباد
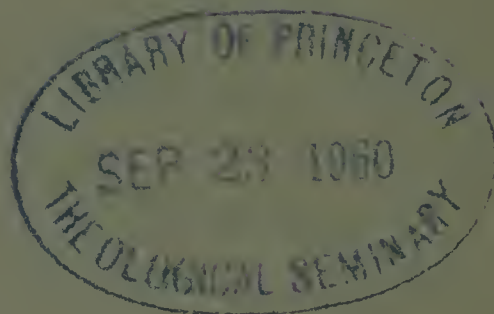
J. J. Lucas

A Wonderful Prophecy